سوال

میں اپنے چچا کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں، شرعی وکالت کی بنا پر اس کا ولی بھی میں ہوں اور اس سے شادی کی رغبت رکھتا ہوں، ہمارے عصبہ رشتہ دار نہیں اور نہ ہی بھائی ہیں، اور کوئی ایسا شخص نہیں جو اس کا ولی بن سکے کیا میں اسے یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے تیری شادی اپنے ساتھ کی، اور اس میں گواہ موجود ہوں اور وہ لڑکی مجھے کہے میں نے قبول کیا، یا کہ میں نکاح رجسٹرار کو وکیل بنا دوں یا مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

جواب

الحمد للہ

اگر عورت کا نکاح میں ولی عورت کے چچا کا بیٹا ہو اور وہ اس سے شادی کرنا چاہے اور عورت اس سے شادی پر راضی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" عورت کا وہ ولی جس سے اس کا نکاح حلال ہے وہ چچا کا بیٹا، یا ولی بنایا گیا، یا حکمران، یا سربراہ جب عورت اسے نکاح کرنے کی اجازت دے تو اسے یہ حق حاصل ہے " انتہی

دیکھیں : المغنی (360/7) .

اس حالت میں وہ اپنے اور عورت کی جانب سے نکاح کی ذمہ داری ادا کریگا، کیونکہ وہ اس عورت کا ولی ہے، تو وہ کہے گا : میں نے تیرے ساتھ شادی کی، یا پھر میں نے اپنی شادی فلان عورت کے ساتھ کی، اس طرح کی عبارت کہے گا

اس میں یہ ضرورت نہیں کہ عورت قبول کے الفاظ بولے کیونکہ اس کا ایجاب یعنی مرد کا ایجاب قبول کو متضمن ہے، اس میں عورت کے قبول کے الفاظ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ عورت عقد نکاح کی ذمہ دار نہیں بن سکتی نہ اپنے نکاح کی اور نہ کسی دوسرے کی، بلکہ نکاح تو اس کا ولی کریگا

اور اسے اپنا وکیل بنانا بھی جائز ہے جو اس کا نائب بن کر نکاح کرے، چاہے یہ وکیل نکاح رجسٹرار ہو یا کوئی اور

اس صورت میں اس کا وکیل یہ کہے گا : میں نے فلان عورت کا تیرے ساتھ نکاح کیا، تو وہ کہے میں نے قبول کیا، اس طرح یہ نکاح ہو جائیگا، یہ دونوں امر صحابہ کرام سے بھی وارد ہیں

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اگر ولی ہی خود رشتہ طلب کرنے والا ہو کے بارہ میں باب

مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت سے منگنی کی تھی جس کے وہ خود ہی لوگوں میں قریبی تھے، انہوں نے ایک دوسرے شخص کو حکم دیا جس نے اس کی ان کے ساتھ شادی کر دی

اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی نے ام حکیم بنت قارظ سے کہا تھا : کیا تم اپنا معاملہ میرے سپرد کرتی ہو؟

تو وہ کہنے لگی : جی ہاں، تو عبد الرحمن نے کہا میں نے تجھ سے شادی کی

اور عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں : گواہ رہو کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا، یا پھر اپنے قبیلہ کے کسی شخص کو حکم دے " انتہی

علامہ البانی رحمہ اللہ نے مغیرہ بن شعبہ اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہم کے اثر کو صحیح قرار دیا ہے

دیکھیں : ارواء الغلیل (1854) اور (1855).

یہ جاننا ضروری ہے کہ دونوں حالتوں میں نکاح پر گواہ بنانا ضروری ہیں، نکاح کے ارکان اور اس کی شروط کا مطالعہ کرنے کے لیے سوال نمبر (2127) کے جواب کا مطالعہ کریں

واللہ اعلم .

اسلام سوال و جواب

104662